سوموار
۷۔ نومبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۴۹ سوموار ۲۔جمادی الثانی ۱۴۱۵ھ ۷۔نبوت ۱۳۷۳ ہش ۷۔ نومبر ۱۹۹۴ء

اصلاحِ نفس کیلئے نری تدبیروں اور تجویزوں سے کچھ نہیں ہوتا

اصلاح نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں کو ہی خدا سمجھتا ہے اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے وہ انہیں نہیں ملتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے آتا ہے جو تدبیروں کا غلام نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت دعائیں کرتے رہو تاکہ ان بلاؤں سے نجات ہو اور خاتمہ بالخیر ہو۔ عملی نمونہ کے سوا بیہودہ قیل قال فائدہ نہیں دیتی اور جیسے یہ ضروری ہے کہ ڈر کے سامانوں سے پہلے ڈرنا چاہئے۔ یہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ ڈر کے سامان قریب ہوں تو ڈر جاؤ اور جب وہ دور چلے جاویں تو بیباک ہو جاؤ بلکہ تمہاری زندگی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھری ہوئی ہو خواہ مصیبت کے سامان ہوں یا نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ مقتدر ہے وہ جب چاہتا ہے مصیبت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور جب چاہتا ہے کشائش کرتا ہے جو بھی اس پر بھروسہ کرتا ہے وہ بچایا جاتا ہے۔ ڈرنے والا اور نہ ڈرنے والا کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں میں ایک فرق رکھ دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۷۳)

اعلیٰ درجہ کی ہمسائیگی اختیار کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

(-) اور اپنے پڑوسی کے پڑوس کا حق ادا کرو۔ ہمسائیگی کا حق ادا کرو۔ تم (دین حق کے پیروکار) ہو جاؤ گے۔ یہاں بھی عجیب بات ہے کہ (دین حق کے پیروکار) کا ذکر نہیں فرمایا۔ پڑوسی تو غیر مسلم بھی تھے۔ آنحضرت ؑ کے زمانے میں اور کئی ایسے مقدمات ہیں جن میں ایک پڑوسی یہودی کی طرف سے کوئی شکایت پیدا ہوئی ہے یا برعکس صورت پیدا ہوئی ہے۔ پڑوس میں ہندو بھی بستے ہیں مسلمان بھی یہودی بھی ہر قسم کے لوگ ہیں۔ فرمایا اپنے پڑوسی کے ساتھ یہ نہیں کہ ہمسائیگی کے حق ادا کرو۔ (-----) ایسی عمدہ ہمسائیگی کرو کہ بہت ہی خوبصورت ہو۔ اعلیٰ درجے کی ہمسائیگی ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم (دین حق کے پیروکار) بن جاؤ گے۔ اور (دین حق کے پیروکار) کا مطلب ہے کسی کو امن دینے والا۔ اور دوسرا ہے اپنے آپ کو کسی کے سپرد کرنے والا۔ سپردگی کا جو مضمون ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اور سلامتی کا پیغام دینے کا جہاں تک تعلق ہے وہ بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے۔ تو فرمایا کہ تم پھر (دین حق کے پیروکار) کہلاؤ گے اگر اپنے ہمسایوں سے بہت ہی اعلیٰ درجہ کا حسن سلوک کرو۔ اب دیکھیں جو ہمسایوں کی لڑائیوں کے جھگڑے ہیں وہ کتنے ہیں جو ابھی بھی جماعت میں چل رہے ہیں۔ ربوہ ہی سے بعض قضائی معاملات ہیں جو بالآخر جب نچلی تمام سطحوں پر طے نہ ہو سکے مرافعہ الاولیٰ بھی حل نہ کر سکی' قضا بورڈ ناکام ہو گیا۔ یعنی اپنی بات منوانے میں تو اپیلیں مجھ تک پہنچی ہیں اور معاملہ چھوٹی سی گلی کا ہے۔ ایک گھر کے پتوں کا ہے جو کسی کے گھر گر رہے ہیں۔ کسی درخت کی شاخوں کا معاملہ ہے کسی نالی کا معاملہ ہے۔ اس ذلیل سی چیز کی خاطر آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ تعریف (-) سے انسان باہر نکل جاتا ہے۔ دفعہ کروان چھوٹی چھوٹی چیزوں کو۔ اگر گر کر اپنا حق چھوڑ کر بھی کچھ کرنا پڑتا ہے تو احسن مجاورہ کا مضمون تقاضا کرتا ہے کہ حق بھی چھوڑو عام مجاورت میں تو دونوں طرف برابر کے حقوق ہیں۔ لیکن اگر آپ بہت زیادہ خوبصورت مجاورت یعنی ہمسائیگی کرنے والے ہیں اس میں حقوق چھوڑنے کے بھی مواقع آتے ہیں۔ اس میں کسی کی تلخی کو ہنس کر قبول کرنے کے بھی مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب آزمائشیں اس مضمون کا حصہ ہیں۔ (-) ہر جگہ فساد برپا ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق تلف ہو رہے ہیں۔ پس جماعت

ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ محترم افتخار علی قریشی صاحب وکیل المال ثالث تحریک جدید کی اہلیہ محترمہ سکندر بیگم صاحبہ ۲۴-۲۵ اکتوبر ۹۴ء کی درمیانی شب مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ آپ حضرت منشی فیاض علی صاحب کپورتھلوی رفیق بانی جماعت احمدیہ کی سب سے بڑی پوتی تھیں۔ ۱۹۶۸-۶۹ء میں فیصل آباد کی صدر لجنہ بھی رہیں۔ ۲۵-۱۰-۹۴ بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد لکھتے ہیں کہ میرے چچازاد بھائی سید شریف احمد صاحب آف گھٹیالیاں کا ۳۰۔ اکتوبر کو مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب نے پراسٹیٹ کا اپریشن کر دیا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ عزیز بہت کمزور ہے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے کولہے پر فرش پر گرنے کی وجہ سے ضرب آگئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے جلد تکلیف رفع کر دے اور شفا عطا کرے۔

احمدیہ کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ؐ کی نصائح پر گہری نظر سے ان کی حقیقتیں پہچان کر جہاں تک توفیق ملتی ہے ان کا عرفان حاصل کر کے ان پر عمل کرنا چاہئے۔

(از خطبہ ۱۲۔ اگست ۱۹۹۴ء)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۷- نبوت- ۱۳۷۳ ہش ۷- نومبر ۱۹۹۴ء

خودی سے گریز

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔ ؎

یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

اس شعر میں حضرت صاحب نے دو باتوں کو آپس میں اکٹھا کر کے بتایا ہے کہ ان میں تضاد کی وجہ سے انسان خوبی سے ہٹ جاتا ہے اور خرابی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ خودی کا ہونا اور خو کا یعنی عادات کا پاک صاف ہونا دو ایسی باتیں ہیں جو آپس میں متضاد ہیں اور متصادم ہیں۔ خودی کا لفظ کس طرح بنا یہ ہم یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اس پر غور کرتے ہوئے جو بات سمجھ آتی ہے وہ یہ ہے کہ خود کے لفظ سے خودی بنی ہے۔ جو شخص خود ہی کو سب کچھ سمجھے اس میں خودی ہے یعنی اور کسی کو خاطر میں ہی نہیں لاتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے جیسا اور کون ہے میں سب سے اعلیٰ و برتر ہوں۔ دوسرے الفاظ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص میں میں بہت زیادہ ہے۔ غالباً میں اور خود ایک ہی چیز ہیں۔ کسی میں میں کا ہونا اس میں خودی کے ہونے کے مترادف ہے۔ اور کون نہیں جانتا کہ جو یہ سمجھے کہ وہی سب کچھ ہے۔ دوسروں سے بہتر ہے دوسرے اس سے کمتر ہیں اور وہ اپنی میں کو اتنا آگے بڑھائے کہ اس کی آنکھوں کے سامنے اپنی ذات کے علاوہ کچھ بھی نہ ہو اسے کسی صورت بھی اچھا نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہی حال خودی کا ہے۔ جس شخص میں خودی ہو ایسی خودی جو خود کو سب سے بہتر سب سے اعلیٰ، سب سے اچھا سمجھنے پر مجبور کرے اسے بھی لوگ اچھا نہیں سمجھ سکتے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ چونکہ انسان کے تمام کام اس کی عادات کا نتیجہ ہوتے ہیں اس کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، لوگوں سے گفتگو کرنا، غرضیکہ اس کی تمام حرکات و سکنات اس کی عادات کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی لئے تو ایک شخص کو دوسرے شخص سے آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے کہ یہ اس طرح کرتا ہے اور وہ اس طرح کرتا ہے۔ عادات اگر پاک صاف ہوں تو انسان کے اعمال بھی پاک صاف ہوں گے۔ وہ باتیں بھی ٹھیک کرے گا۔ لوگوں سے سلوک بھی اچھا ہو گا۔ حضرت صاحب نے اس شعر میں اس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ وہ شخص جو اپنے آپ ہی کو سب کچھ سمجھتا ہے اس کی عادات کبھی پاک صاف نہیں ہو سکتیں۔ پاک صاف عادات کے لئے لازمی ہے کہ انسان اپنے آپ کو اپنے مقام پر رکھے۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اپنے مقام سے بھی نیچے رکھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ "سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو" اگر ایسا کیا جا سکے تو کہا جا سکتا ہے کہ عادات پاک اور صاف ہیں۔ لوگوں کو بھی قابل قبول ہیں اور خدا تعالیٰ کو بھی قابل قبول ہیں۔ پس یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھنے والی ہے کہ ہم نے اپنی عادات کو پاک صاف رکھنا ہے یعنی اپنی ساری زندگی کو اپنے اقوال اور اپنے افعال کو پاک صاف رکھنا ہے۔ اور اس کا طریق حضرت صاحب نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ انسان خودی سے باز آ جائے۔ انسان خود ہی کو سب کچھ نہ سمجھے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو قادر و توانا سمجھتا ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اسی کی عطا ہے وہ یقیناً اپنے آپ کو دوسرے لوگوں سے بہتر اور برتر نہیں سمجھے گا۔ اس میں انکسار ہو گا۔ اس میں عاجزی ہو گی۔ اس میں دوسروں کی خدمت کا جذبہ ہو گا اور یہی وہ باتیں ہیں جو ہماری عادات کو پاک اور صاف بناتی ہیں۔ پس حضرت صاحب کا یہ شعر ہمیشہ ہمارے سامنے رہنا چاہئے۔ ہمیں خودی سے باز آنا چاہئے اور ہمیں اپنی عادات کو پاک اور صاف بنانا چاہئے۔ ایسا کرنے ہی سے ہم اپنی زندگی کو خدا تعالیٰ کے لئے قابل قبول بنا سکتے ہیں۔ اور حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ مقبولوں کی دعائیں دوسرے لوگوں سے زیادہ سنی جاتی ہیں۔ دیکھئے یہ ساری باتیں ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ خودی سے باز آنا عادتوں کا پاک صاف بنانا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جانا۔ اور اس مقبولیت کے نتیجہ میں دعاؤں کا سنا جانا۔ ان ساری باتوں کی ہمیں ضرورت ہے۔ ان ساری باتوں کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔

خدا کی راہ میں جاؤ خدا کا کام کرو
خلوصِ دل سے محبت سے صبح و شام کرو
ہر اک کی پیار سے خدمت میں تم رہو مصروف
کبھی صلہ کا نہ تم ان سے خیال خام کرو

ابو الاقبال

یہ کیا ہوا کہ اُٹھاں اُٹھ گئی زمانے سے
خرد شناس ہوئے آج کل دوانے سے

اُٹھے گا حشر جو فریاد آ گئی لبؔ پر
شرر جھڑیں گے مرے آتشیں فسانے سے

بس ایک بار ذرا مُسکرا کے دیکھ اِدھر
بھکاریوں کو بھی خیرات دے خزانے سے

اُداس راستوں، ویران آنگنوں کو تو دیکھ
تُو شہرِ دل میں کبھی آ، کسی بہانے سے

نہ صبح و شام کا احساس ہے، نہ اپنی خبر
تھمی ہے وقت کی رفتار، تیرے جانے سے

زبان چُپ جو رہے گی، تو آنکھ بولے گی
نہ چُھپ سکے گی محبت کبھی چھپانے سے

میں بے نوا ہوں، جہاں میں مرا نہیں کوئی
میں اٹھ کے جاؤں کہاں تیرے آستانے سے

کتابِ زیست کا ہر باب ہر ورق چُپ ہے
فضائیں ہو گئیں خاموش تیرے جانے سے

وہ جس کی شکل ہے لوحِ دماغ پر کندہ
بھلایا جائے وہ ظالم کہیں بُھلانے سے؟

میں جان لوں نہ کہیں اُن کے دل کی بے تابی
وہ ڈر رہے ہیں نظر سے نظر ملانے سے

منیرہ ہے پسِ دیوار کوئی زندانی
یہ کس کی زخمی صدا آئی قید خانے سے

سیدہ منیرہ ظہور

بشکریہ ہفت روزہ لاہور

باتیں ڈاکٹر سلام کی

ارمان اور حقیقت

آیئے آج اس فزکس لاریٹ اور نوبل انعام یافتہ شہرۂ آفاق سائنس دان پروفیسر عبدالسلام کی صحت کے لئے دعا کے ساتھ کچھ دیر کے لئے اپنے فکر و نظر کو صیقل کرنے کی غرض سے اس کی کار آمد باتوں کی جگالی بھی کریں۔ فرمایا پاکستان کے اس عالمی شہرت کے مایہ ناز فرزند نے "ہیومن گلوبل اور یونیورسل پرابلمز" کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے:۔

اگر غریب انسانیت کے نفسیاتی فکر کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات آپ پر جلد ہی واضح ہو جائے گی کہ یہ تفاوت کس قدر بڑھ رہا ہے۔ یہ تفاوت جو ہمیں غیر انسان بنا رہا ہے۔ اس یاد دہانی میں شاید کوئی برائی نہ ہو کہ تین صدیاں پہلے ۱۶۶۰ء کے قریب جدید تاریخ کی دو یادگار عمارتیں تعمیر کی گئی تھیں ایک مغرب میں اور ایک مشرق میں "سینٹ پال" کا گرجا لندن میں اور تاج محل آگرہ میں۔ ان دونوں کے حوالے سے جو علامات ابھرتی ہیں وہ شاید الفاظ سے کہیں زیادہ بہتر طریقے سے تعمیراتی ٹیکنالوجی کے موازنے کی سطح کو ظاہر کرتی ہیں۔ یعنی یہ کہ ہنرمندی کے حوالے سے موازنے کی سطح کیا ہے۔ دولت و ثروت جو خرچ کی گئی اس کا موازنہ کیسا ہے اور دونوں ثقافتوں کی نازک خیالی کیسی تھی۔ جو وہ تاریخ کے اس عہد میں حاصل کر چکے تھے"

اس بات پر بار بار زور دینا ضروری ہے کہ دنیا میں خوراک کی کمی نہیں ہے مگر یہ سب کچھ ان لوگوں کو مہیا کیا جا رہا ہے۔ جن کا پیٹ پہلے سے بھرا ہوا ہے۔ ۱۹۶۵ء سے امیر قوموں نے خوراک کا سالانہ اضافہ ۳۵۰ پونڈ فی کس کر دیا ہے اور اس میں زیادہ تر گائے کا گوشت اور مرغ شامل ہیں۔ یہ قیمت کے سلسلہ میں ایک خصوصی پالیسی کا نتیجہ ہے۔ یہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے۔ جب امریکہ میں اناج کی پیداوار دنیا کی ضرورت سے کوئی "ساٹھ ملین ٹن" زیادہ تھی۔ اگرچہ آج کاشت کرنے کے رقبے کو آدھا کر دیا گیا ہے۔ یہ مقدار ہندوستان کی سالانہ کل کھپت کے برابر ہے۔ شاید ہی کوئی یقین کر سکے کہ ۱۹۵۶ء میں صنعتی ممالک کم خوراک کا شکار تھے۔ کھپت میں کٹوتی جو مثال کے طور پر ایک ہیم برگر فی ہفتہ تجویز کی گئی تھی۔ اگر یہ کر لیا جاتا تو اس سے برصغیر پاک و ہند کی کل آبادی کے ایک تہائی حصے کی ضروریات خوراک پوری ہو سکتی تھیں۔

پرنسپل سے انٹرویو "میں اپنے اس انٹرویو کو ہمیشہ یاد رکھوں گا جو پاکستان کے ایک بہت بڑے کالج کے پرنسپل کے ساتھ ہوا تھا۔ یہ وہ زمانہ ہے جب کیمبرج اور پرنسٹن میں ہائی "انرجی طبیعیات" کی تربیت کے بعد میں ان کے کالج میں ملازم ہوا تھا ہم سب جانتے ہیں کہ یہاں تحقیق کو جاننے والے موجود ہوں مگر یہ ہمیشہ یاد رکھنا کہ ہمیں نیک اور ایماندار اساتذہ اور نیک اور ایماندار طلبہ کی ضرورت ہے۔ اس کالج کی اپنی ایک عظیم روایت ہے جسے قائم رکھنے میں ہم سب کو تعاون کرنا چاہئے۔ آپ کے پاس اپنی تدریسی ذمہ داریوں کے بعد جو وقت بچے گا اس کے لئے میں آپ کو کالج کے تین کاموں میں سے کسی ایک کو انتخاب کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ آپ کالج کے ہوسٹل کے وارڈن بن سکتے ہیں۔ یا اس کے اکاؤنٹنٹ کے چیف خزانچی بن جائیں اور اگر آپ پسند کریں تو اس کی فٹ بال کلب کے صدر کا عہدہ سنبھال لیں۔ حالات ایسے تھے کہ میں نے فٹ بال کو منتخب کرنے میں خیریت پائی۔

دور حاضر کا کفر ۱۱۔ جنوری ۱۹۶۱ء کو آل پاکستان سائنس کانفرنس ڈھاکہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے کہا:۔

ہماری غربت سے نہ صرف مادی بلکہ روحانی مسائل بھی پیدا ہوئے ہیں رسول کریم ؐ کا ارشاد ہے کہ مفلسی کفر کے مترادف ہے۔ (-- ------) میں کفر کے معنی انگریزی میں بیان کرنے کی کوشش نہیں کروں گا اس کا قریب ترین لفظ "ایمان کا فقدان" ہے۔ مگر یہ پھر بھی اس مفہوم کو بیان نہیں کرتے جو مسلمان کے دل میں کفر کے لئے ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں پورے جوش و خروش کے ساتھ یہ اعلان کروں کہ میں چاہتا ہوں کہ ہر مذہبی ادارے کے دروازے پر رسول کریم ؐ کی یہ حدیث آویزاں ہونی چاہئے۔ کفر کے اور بھی کئی روپ ہو سکتے ہیں۔ مگر میرے خیال میں کفر کا اس وقت بیسویں صدی میں سب سے زیادہ واضح اور متعلق روپ یہی ہے کہ "غربت کو انفعالی طور پر برداشت کیا جائے۔ اور قوم کے اندر یہ ارادہ ہی موجود نہ ہو کہ اسے ختم کرنا ہے"

آخر میں فرمایا:۔

مجھے بہت خوشی ہوگی جب مثال کے طور پر لاہور کی موجودہ ادبی فضا تیکنیکی ثقافت میں بدل جائے گی۔ اور مال روڈ کے چائے خانوں میں محبت کے گیت گانے کی بجائے آزاد اور شدید گرما گرم مباحث کم از کم کچھ مدت کے لئے تو پانچویں پنجسالہ منصوبے کے ہدف کے بارے میں ہوں"۔

بیت الحکمت کے خالق ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو یونیسکو کے ایگزیکٹو بورڈ سے خطاب میں فرمایا اس موقع پر آپ کی خدمت میں "یونیسکو کا آئن سٹائن میڈل" اور نوبل انعام برائے طبیعیات سویڈش اکیڈمی آف سائنس کی طرف سے دیا گیا۔ اپنے خطاب کے آخر میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے اسلامی ممالک سے اپیل کرتے ہوئے کہا:۔

اور اب آخر میں اور پورے انکسار کے ساتھ میں اسلامی ممالک سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ تم میں سے بعض کو اللہ نے بڑی فیاضی سے نوازا ہے۔ آپ کی آمدنی کوئی "۶۰ بلین ڈالر" کے قریب ہے۔ بین الاقوامی عمومیے کے تحت ان کو کوئی ایک بلین ڈالر ہر برس سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی پر خرچ کرنے چاہئیں۔ یہ ان کے آباؤ اجداد تھے جنہوں نے آٹھویں، نویں، دسویں اور گیارھویں صدی میں بین الاقوامی سائنسی تحقیق کی شمع روشن رکھی تھی۔

یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے "بیت الحکمت" قائم کئے تھے جو سائنس کے اعلیٰ ادارے تھے۔ ان کے ہاں عرب، ایران، ہندوستان، ترکی، بازنطینی عالموں کا انجوم تھا۔ ایک بار پھر فیاضانہ رویہ اختیار کیجئے۔ آپ سائنس پر سالانہ ایک بلین ڈالر خرچ کیجئے۔ خواہ دوسرے نہ کریں۔ "ایک باصلاحیت فنڈ" قائم کیجئے۔ جو سب مسلمان ممالک کے لئے ہو عرب اور ترقی پذیر دونوں طرح کے ممالک کے لئے تاکہ کوئی اعلیٰ صلاحیت والا سائنس دان ضائع نہ ہو جائے۔

"میری بہت ہی حقیر شرکت جو میں اس فنڈ میں کر سکتا تھا میری ساری جمع پونجی ہے یعنی ۶۰ ہزار ڈالر" جو مجھے سویڈش اکیڈمی نے دیئے ہیں"

اسلام اور سائنس کے موضوع پر ایک اور مقالہ جو پروفیسر عبدالسلام نے اپریل ۱۹۸۴ء میں تحریر فرمایا۔ لکھتے ہیں:۔

ایک سائنس دان کی حیثیت سے قرآن مجھ سے کلام کرتا ہے اور اس بات پہ زور دیتا ہے کہ میں قوانین قدرت پر غور کروں۔ اور اس سلسلہ میں وہ کونیات، طبیعیات، حیاتیات، اور علم طب کی مثالیں بطور نشانیاں دیتا ہے چنانچہ "تو کیا لوگ بادلوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے۔ آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کیسے اٹھایا گیا ہے۔ پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے جمائے گئے اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بچھائی گئی۔

(۱۷-۸۸ سورۃ)

اور پھر زمین اور آسمان کی پیدائش اور رات اور دن کے باری باری لے آنے میں ہوشمند لوگوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں۔

(۱۳-۱۹۰)

قرآن کی ۷۵۰ آیات (جو ساری کتاب کا قریباً آٹھواں حصہ ہیں۔ ایمان والوں کو نصیحت کرتی ہیں کہ وہ قدرت کا مطالعہ کریں اور غور کریں۔ اساس کی تلاش میں عقل کا بہترین استعمال کریں اور علم حاصل کرنے اور سائنسی فکر کو جماعت کی زندگی کا جزو بنا دیں۔ اسلام کے مقدس رسول ؐ نے اس بات پر زور دیا کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد پر اور عورت پر فرض ہے"۔

سائنس فاؤنڈیشن اسلام میں "سائنس فاؤنڈیشن" کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے۔ پروفیسر عبدالسلام رقمطراز ہیں:۔

۱۹۷۳ء میں حکومت پاکستان نے میرے مشورے پر لاہور میں ہونے والی اسلامی سربراہی کانفرنس میں یہ درخواست کی کہ وہ اسلام کے سائنس کی کم از کم ایک فاؤنڈیشن بنانے کی اجازت دے دیں۔ جو جسامت میں تقریباً فورڈ فاؤنڈیشن کے برابر ہو اور اس کا سرمایہ کم از کم ایک بلین ڈالر ہو۔ آٹھ برس کے بعد ۱۹۸۱ء میں "فاؤنڈیشن" وجود میں آگئی۔ مگر صرف ۵۰ ملین ڈالر کا وعدہ کیا گیا۔ حالانکہ درخواست ایک بلین ڈالر کی گئی تھی۔ یہ شاید زیادہ مناسب ہو تاکہ ہم اسے قائم کر کے خود فریبی میں مبتلا نہ ہوتے۔ جون ۱۹۸۸ء میں "پاکستان میں سائنس" کے موضوع پر اپنے خطاب کے دوران میں فزکس لاریٹ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا:۔

اس سلسلہ میں میں نے حال ہی میں ہندوستان، بنگلہ دیش اور ملائیشیا کے علماء سے پوچھا کہ کتاب مقدس کا کوئی آٹھواں حصہ اور (۷۵۰) آیات) ایمان والوں سے یہ کہتی ہیں کہ وہ قدرت پر غور کریں اور عقل کا بہترین استعمال کریں اور سائنسی علوم کو اپنی معاشرتی زندگی کا لازمی حصہ بنائیں۔ کیا وہ اپنے آٹھ خطبات میں سے ایک جو وہ ہر جمعہ کو دیتے ہیں سائنس کے لئے وقف کرتے ہیں؟ سب کی طرف سے مجھے جو جواب ملا کہ وہ ایک ہی تھا کہ ان کو سائنس کے بارے میں کافی معلومات نہیں ہیں۔ کیا اب وہ وقت آ نہیں گیا کہ مذہبی طلبہ کے نصاب میں جدید سائنس کا وہ حصہ شامل کیا جائے جو متنازعہ نہیں ہے۔ جیسے مثلاً "نیوٹن کے قوانین" جیسے نیوٹن کی طبیعی ہیئت۔ کہکشائیں قدرت کی بنیادی قوتوں کا علم جینیٹی کوڈ اور زمین کی ساخت وغیرہ"

موازنہ آپ نے بتایا کہ بلازمہ طبیعیات کے میدان میں ہندوستان کے

باقی صفحہ ۵ پر

نسیم سیفی

نام سے متعلق

کہتے ہیں کہ نام میں کیا رکھا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو نام میں بہت کچھ رکھا ہے۔ نام کی آواز سے تعلق رکھنے والی کیفیت کانوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور اگر انسان الفاظ کے معانی بھی جانتا ہو تو یہ بات اور بھی اہم ہو جاتی ہے۔ ویسے تو اس بات کا بھی امکان ہے کہ انسان کسی آواز سے مانوس ہو جائے تو وہ اسے اچھی لگنی لگے۔ لیکن ایسا ہوتا بہت کم ہے۔ کچھ آوازیں ایسی ہیں کہ وہ کسی کو بھی اور کسی علاقے میں بھی اچھی نہیں لگتیں۔ چاہے ان آوازوں کو لوگوں نے ایک لمبے عرصے تک سنا ہو۔ یہی کیفیت نام کی ہے۔ یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ بعض لوگوں کا ذوق سلیم بعض ناموں کی بجائے بعض دیگر ناموں کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اگرچہ معنی نہ بھی بدلے جائیں تو ان ناموں کی ساخت اور ان کی آواز بھلی لگتی ہے۔ مثلاً ایک صاحب تھے جن کا نام چراغ دین تھا۔ انہیں انگلستان بھیجا جانا مقصود تھا۔ حضرت امام جماعت الثانی نے ان کے نام کو بدل کر مصباح الدین رکھ دیا۔ اب آپ دیکھئے کہ ذوق سلیم کے لئے مصباح الدین کا لفظ چراغ دین کے لفظ سے بہت زیادہ موزوں اور مناسب ہے اور کانوں کو بھلا لگتا ہے حالانکہ معنے دونوں کے ایک ہی ہیں۔ چراغ دین بھی دین کا چراغ ہے اور مصباح الدین بھی دین کا چراغ ہے۔ لیکن ذرا سی تبدیلی کے ساتھ حضرت صاحب نے چراغ دین کو مصباح الدین بنا کر نام میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔

اسی طرح ایک اور صاحب تھے جب حضرت صاحب کے پاس آئے تو اس وقت آپ کا نام رحیم بخش تھا۔ انہیں بھی انگلستان بھجوانا تھا۔ چنانچہ حضرت امام جماعت الثانی نے رحیم بخش کی بجائے ان کا نام عبدالرحیم رکھ دیا معنے تو دونوں کے ایک ہیں یا قریباً ایک ہیں لیکن ہر ذوق سلیم رکھنے والا اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ رحیم بخش کی نسبت عبدالرحم زیادہ بہتر ہے۔ چنانچہ یہ عبدالرحیم صاحب عبدالرحیم درد کے نام سے مشہور ہوئے انگلستان میں مربی رہے اور ایک لمبے عرصے تک حضرت امام جماعت الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی متعین رہے۔ ان کی قابلیت کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ جب انہوں نے ایم۔ اے۔ کیا اور دنیاوی لذات پر لات مارتے ہوئے وہ دین کی خدمت کے لئے حضرت امام جماعت الثانی کے پاس حاضر ہو گئے تو ان کے کلاس فیلو کہا کرتے تھے کہ جہاں وہ بیٹھے ہیں اور ان میں بعض ڈپٹی کمشنر تھے۔ وہاں درحقیقت عبدالرحیم درد کو بیٹھنا چاہئے تھا۔ وہ بے خوف اور نڈر انسان تھے اور اپنی انتہائی سادگی کے باوجود کسی بڑے سے بڑے شخص سے ملاقات سے بھی نہیں گھبراتے تھے۔ میں نے انہیں اکثر دیکھا کہ کوٹ انہوں نے کندھے پر رکھا ہوا ہے یہ انتہائی سادگی کی علامت ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے تھے بہت قابل۔ ان کے کلاس فیلو اس بات پر حیران تھے کہ اتنا قابل آدمی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان جا بیٹھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے قادیان جانے نے جو ان کو عزت دی اور جو ان کو نام دیا وہ دنیا کے کسی عہدے پر چلے جانے سے ان کو نہیں مل سکتا تھا۔ احمدیہ جماعت کی تاریخ میں عبدالرحیم درد ایک بہت بڑا نام ہے۔ ناموں ہی کے سلسلے میں یہ بات بھی یاد آئی ہے کہ قادیان میں حضرت امام جماعت الثانی نے ایک دفعہ مجلس عرفان میں فرمایا کہ ناموں کا بہت سا تعلق ماحول سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی ہوتا ہے۔ مثلاً حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمارے یہاں گاؤں میں گھسیٹا بھی کئی لوگوں کا نام ہوتا ہے اب یہ نام شہری لوگوں کو تو پسند نہیں ہے لیکن گاؤں کے لوگ اس نام کے متعلق کبھی خفت محسوس نہیں کرتے۔ حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ یہی نام عربی زبان میں بھی رائج ہے لیکن چونکہ وہ مختلف زبان ہے اور ہمارے لئے نہایت قابل قدر اس لئے اس زبان میں اس نام کا ترجمہ ہمیں بھلا لگتا ہے۔ فرمایا جریر گھسیٹے کو ہی کہتے ہیں اور ابن جریر ایک بہت بڑے عالم ہو چکے ہیں۔ ابن جریر کا مطلب ہے گھسیٹے کا بیٹا۔ تو ناموں کا تعلق کئی باتوں سے جڑتا ہے۔ ماحول سے ’زبان سے‘ ذوق سلیم سے ’رسم و رواج سے اور ایسی ہی دیگر باتوں سے۔ ناموں کی بات ہو رہی ہے تو ایک اور بات بھی سنتے چلئے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا کہ اس خیال سے کہ ایک عبدالحکیم۔ ڈاکٹر عبدالحکیم جماعت کو چھوڑ گیا تھا۔ اور اس نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت پر کمر باندھ لی تھی میں نے ایک وقت میں ارادہ کیا کہ میں کسی بچے کا نام عبدالحکیم نہیں رکھوں گا۔ چنانچہ ایک عرصے تک میں نے کسی بچے کا نام عبدالحکیم نہیں رکھا۔ پھر اچانک مجھے خیال آیا کہ اگر ایک عبدالحکیم گیا ہے تو اس کے بدلے میں ہمارے پاس سینکڑوں عبدالحکیم ہونے چاہئیں چنانچہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس خیال کے آنے کے بعد ایک عرصے تک جس بچے کا بھی مجھ سے نام رکھوایا جاتا تھا میں عام طور پر اس کا نام عبدالحکیم ہی رکھتا تھا۔ حتیٰ کہ ہماری جماعت میں ایک عبدالحکیم کے جانے کے بعد متعدد دیگر عبدالحکیم پیدا ہو گئے۔ یہ ساری باتیں نام’ نام کی تبدیلی’ نام کی اہمیت سے تعلق رکھتی ہیں امید ہے آپ کو پسند آئی ہوں گی۔

انور اقبال سیفی

ڈان سے ایک خط

ایڈز

انگریزی روزنامہ ڈان کے ۲۳ اکتوبر کے شمارے میں خطوط کے کالم میں انور اقبال سیفی کراچی سے لکھتے ہیں۔

کسی بھی انسانی ’حیوانی یا نباتاتی جسم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی پیدائش سے لے کر اپنی موت تک اپنے خطرناک ماحول کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی طبعی درست حالت کو قائم رکھے۔ جراثیم‘ وائرس‘ اور دوسرے کئی قسم کے جرثومے ہر وقت ہمارے جسم پر حملہ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور اچھی صحت قائم رکھنے کے لئے ہمیں اپنی روزانہ کی زندگی میں ان کی لکھو کھہا کی تعداد سے ایک جنگ لڑنی پڑتی ہے۔

جان لیوا بیماری ایڈز مخفف ہے Acquired Immunodeficiency Syndrome اور اس کے پیدا کرنے کا ذریعہ ایک انسانی Immunodeficicency وائرس ہوتا ہے جس کو مخفف کر کے ایچ۔ آئی۔ وی (HIV) کہا جاتا ہے۔

جب کوئی ایڈز وائرس جسم میں داخل ہو جاتا ہے تو واقعات کا ایک پیچیدہ تسلسل شروع ہو جاتا ہے۔ یہ وائرس خلیوں پر حملہ کرتا ہے اور یہ تیزی سے بڑھتا اور عمل کرتا ہے اور انسان کے دفاعی نظام کو تباہ کر دیتا ہے۔ وہ خلیے جو وائرس کا مقابلہ کرتے ہیں اور جسم کا دفاع کرتے ہیں وہ بے کار ہو جاتے ہیں اور جسم کا دفاع ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔

جہاں تک ایڈز کے وائرس کا تعلق ہے یہ مختلف شکلیں اختیار کرنے کے اہلیت رکھتا ہے اس لئے اگرچہ جسم ان کی موجودگی سے آگاہ بھی ہو جاتا ہے پھر بھی جسم کو یہ پتہ نہیں لگتا کہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کس قسم کا ہتھیار مہیا کیا جائے۔ یہ اپنی جگہ اور صورت بدلتا رہتا ہے اس کو یہ صلاحیت حاصل ہوتی ہے کہ یہ مہینوں بلکہ سالوں تک خلیوں میں چھپا رہتا ہے۔ اس طرح یہ سائنسدانوں کو دھوکا دیتا رہتا ہے۔

انسان کا دفاعی نظام بڑا پیچیدہ ہے۔ یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ مائیکرو آرگینزم (خوردبین سے نظر آنے والے جراثیم) بھی ہمارے دفاعی نظام پر حاوی ہونے کے لئے نت نئے راستے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ کیمیاوی ہتھیاروں کی تیاری کی جو دوڑ جاری ہے اس کا ایک فائدہ ہوا ہے کہ اس نے ہمارے دفاعی نظام کو جاننے میں مدد دی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس نظام میں ارتقاء ہوا ہے۔

قارئین کی دلچسپی کی خاطر میں ایک لڑکے کی مثال عرض کرتا ہوں۔ یہ لڑکا عرصہ بارہ سال تک کسی موثر دفاعی نظام کے بغیر زندہ رہا۔ اس کو دفائی نظام کی شدید کمی کی بیماری (SCID) لاحق تھی۔ اور اس کا علاج بون میروٹرانسپلانٹیشن (ہڈیوں کے گودے کو منتقل کرنے) کے ذریعے کیا جا رہا تھا جو اس کے ایک عزیز نے مہیا کرنی تھی۔ بون میرو تمام خلیوں کا وہ بنیادی جزو ہے جو دفاعی نظام کی تعمیر کرتا ہے۔

مختلف قسم کے خوردبینی جراثیموں سے بھر

باقی صفحہ ۶ پر

AIDS

IT is necessary for an organism to maintain its physical integrity from the time of conception to death in the face of a threatening environment. Bacteria, viruses and many other microbes are always ready to invade our body and to maintain a good health we must fight off millions of them in our daily life.

The killer disease AIDS stands for "acquired immunodeficiency syndrome" and is caused by human immunodeficiency virus (HIV).

A complex sequence of events follows the entry of an AIDS virus. The virus attacks the cells, becomes active and multiplies and destroys the immune system. The cells that play an important role in eliminating the virus and defending the body become ineffective and the defence breaks down.

As far as the AIDS virus is concerned, it has the ability to form different strains. Therefore, even when recognised by the body, there is little information about the type of weapon that will work against it. It keeps on changing its location and shape. Thus has the ability to keep itself hidden in the cells for months or even years. In this way it is deceiving the scientists.

The immune system of humans is extraordinarily complex. How interesting is it that with the passage of time micro-organisms have also been evolving new ways to overcome our defence. The "biological arms race" with these pathogens has done a lot to shape our immune system and it shows that evolution has taken place.

For the interest of readers I must mention an example of a boy who lived for 12 years without an effective immune system. He was suffering from severe combined immunodeficiency (SCID) and was expected to be cured by bone marrow transplantation form a relative. Bone marrow is the source of all cells that make up the immune system. To avoid a contact with threatening environment full of microbes, the boy was kept in a microbe-free world in a plastic bubble soon after his birth. This shows that our body is real source of food to most micro-organism and the importance of the immune system we need against these micro-organisms.

ANWAR IQBAL SAIFI
Karachi

DAWN SUNDAY, OCTOBER 23, 1994

الجزائر کا سیاسی بحران

یوسف سہیل شوق

اجماع کی حکومت اور لوگوں کا جمہوریت پر اعتبار تھا۔ ہم نے پہلی مرتبہ دسمبر ۱۹۹۱ء میں ووٹ ڈالے۔ نتائج سامنے آئے۔ اسلامک سالویشن فرنٹ جیت گیا۔ اب ہم خوش ہو گئے لیکن حکومت اور فوج ہکا بکا رہ گئی۔ چنانچہ ووٹ کی قوت کو طاقت سے روکنے کی کوشش کی گئی۔ ملک میں ہنگامی حالات نافذ کر کے انتخابات کا دوسرا مرحلہ منسوخ کر دیا گیا۔ اسلامی سالویشن فرنٹ پر پابندی لگ گئی۔ رہنما جیل میں ڈال دئے گئے۔ مگر بیلٹ بکس کا فیصلہ نہ ماننے پر الجزائر کو بڑی خونی قیمت ادا کرنا پڑی۔ دس ہزار افراد اب تک مارے جا چکے ہیں نہ جانے کتنے ہزار اور مریں گے۔ انسانی حقوق کی عالمی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے ابھی دو روز پہلے الجزائر کے بارے میں اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ بہت برا حال ہے۔ الجماعت الاسلامیہ المسلح جیسے گروہ اب تک ۶۸۔ غیر ملکی باشندوں صحافیوں کے علاوہ موجودہ فوجی حکومت کے حامی بے شمار افراد کو قتل کر چکے ہیں۔ یہ شدت پسند گروہ سمجھتے ہیں کہ جب ووٹ کے ذریعے تبدیلی کا راستہ مسدود ہو جائے پھر گولی ہی راہ نجات ہے۔ لیکن اب یہ فلسفہ شدت پسند گروہوں تک محدود نہیں رہا بلکہ الجزائر کی پولیس اور فوج کے کنٹرول سے آزاد سرکاری حمایت والے مسلح قاتل دستے بھی اس فلسفہ پر یقین رکھتے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کا کہنا ہے کہ یہ سرکاری دستے خود پر مسلح گروپوں کے حملوں کے جواب میں عام شہریوں کو ہلاک کرنے سے بالکل نہیں ہچکچاتے۔ گذشتہ تیرہ ماہ کے دوران سینکڑوں لوگ پراسرار طور پر اس طرح غائب ہوئے کہ ان کا کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ ایمنسٹی کے مطابق پولیس سٹیشنوں اور فوجی مراکز میں اذیت رسانی اب ایک عام بات ہے۔ لوگوں کو ان مراکز میں لے جا کے ان کے بازوؤں اور ٹانگوں میں ڈرل مشین سے سوراخ کر دئے جاتے ہیں جبکہ بوتلوں اور ڈنڈوں کو جنسی تشدد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے یہ صورت حال الجزائر میں کیا ماحول جنم دے رہی ہے۔ اس کا احوال جریدہ نیوز ویک کے نمائندے مارکس ماربی سے سنئے:۔

ہر طرف خوف ہی خوف ہے۔ پولیس کی وردی میں ملبوس مقامی آدمی کے لئے بھی دروازہ کھولنے سے ڈر لگتا ہے۔ مبادا وہ بھیس بدلا ہوا دہشت گرد ہو۔ بازار جاتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ زیادہ تر غیر ملکی باشندوں نے بازار کا رخ کرنا ہی چھوڑ دیا ہے اب وہ سودا سلف لانے کے لئے گھریلو ملازمین ہی کو باہر بھیجتے ہیں۔ کتنا خوف ہے اس کی تصویر کشی بہت مشکل ہے۔ اسے صرف وہی سمجھ سکتے ہیں جو اسی زمانہ کے لاطینی امریکہ میں رہے ہوں جب وہاں ہر طرف قاتل دستے گھوما کرتے تھے۔

الجزائر کو چند برس پہلے تک شمالی افریقہ کا ایک ایسا پرامن ملک سمجھا جاتا تھا۔ جسے اپنی سیکولر روایت پر فخر تھا۔ شہروں میں ملی جلی عرب اور فرانسیسی ثقافت کا دور دورہ تھا۔ لیکن کیا واقعی الجزائر کی سچی تصویر بھی یہی تھی یا اندرون خانہ کوئی اور شکل تھی۔ الجزائر میں پاکستان کے سابق سفیر کرامت اللہ غوری کے بقول "نہیں میرا خیال ہے کہ الجزائر کے متعلق یہ غلط فہمی تھی اور یہ غلط فہمی عام طور پر مغرب کی پیداوار تھی۔ مغربی دماغوں میں تھی کہ الجزائر شائد ذہنی طور پر فرانس سے بہت قریب ہے اور وہاں کے معاشرے میں مذہب کو کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ وہ لوگ جو الجزائر کو قریب سے جانتے ہیں اور الجزائر کو بنظر غائر دیکھا ہے۔ انہوں نے اس ملک میں سفر کیا ہے اور وہ جو اس ملک کی تاریخ سے واقف ہیں جانتے ہیں کہ الجزائر کے معاشرے میں مذہب کو ہمیشہ بنیادی حیثیت حاصل رہی ہے اگر الجزائر کے لوگ فرانسیسی زبان بولتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان پر فرانسیسی کلچر کا غلبہ ہے الجزائریوں نے فرانس سے آزادی بڑی قربانیاں دے کے حاصل کی تھی۔ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۲ء تک لاکھوں لوگ اس آس میں جاں بحق ہوئے کہ آزادی کے بعد وہ جمہوری فضاء میں زندہ رہ سکیں گے۔ مگر آزادی حاصل ہونے کے بعد الجزائر کا اقتدار فرانسیسی فوجوں کے ہاتھ سے نکل کے قومی محاذ آزادی ایف۔ ایل۔ این۔ کو منتقل ہوا جو یہ سمجھا کہ چاہے کچھ بھی ہو عوام ہمیشہ ایف۔ ایل۔ این کو فرانس سے آزادی دلانے کا سیاسی سود ادا کرتے رہیں گے۔ چنانچہ اس مفروضے کے تحت ایف۔ ایل۔ این نے جمہوریت کی بجائے یک جماعتی آمریت کو فروغ دیا جس میں قومی محاذ آزادی کے قوم پرست اور فوجی عناصر کو شروع ہی سے غلبہ حاصل رہا۔ اور ۱۹۶۵ء میں جب صدر احمد بن باللہ کو حوری بومدین نے اقتدار سے سبکدوش کیا تو فوج کا عمل دخل کھل کر سامنے آگیا۔ ۱۹۷۸ء میں صدر بومدین کی موت تک الجزائر میں سوشلسٹ معیشت کے تجربات ہوتے رہے۔ اگرچہ الجزائر تیل اور گیس پیدا کرنے والے چند بڑے ممالک میں شمار ہونے لگا مگر ثمرات عوام تک پہنچنے کی بجائے کہیں اوپر ہی اٹک کے رہ گئے نئے صدر شاذلی بن جدید نے معیشت کو آزاد کرنا چاہا تو فوج اور ایف۔ ایل۔ این کا مراعات یافتہ طبقہ ان کے آڑے آیا۔ ۱۹۸۶ء میں تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی سے معیشت بحرانی گرداب میں ایسی پھنسی کہ پھر نہ ابھر سکی۔

چنانچہ ۱۹۸۸ء میں خوراک کی قیمتوں میں اضافے کے مسئلے کے زبردست ہنگاموں میں سینکڑوں افراد کی جان جانے کے بعد صدر شاذلی بن جدید نے سیاسی اصلاحات کا آغاز کیا اور کثیر جماعتی نظام کا آغاز ہوا۔ عوام جو ۱۹۶۲ء سے ۱۹۸۸ء تک ٹھوس فوائد کی بجائے آس اور امیدوں پر بہلائے جاتے رہے انہیں اپنی بات کہنے کا موقعہ ملا اور یوں عوام ایف۔ ایل۔ این اور فوج کے اتحاد کے متبادل کے طور مذہبی قوتوں بالخصوص اسلامک سالویشن فرنٹ کی جانب دیکھنے لگے۔ مگر الجزائر کی ایک ماہر عمرانیات پینی کلوناعوام میں مذہبی جماعتوں کے بڑھتے ہوئے اثرات کا ایک بڑا سبب یہ بتاتی ہیں:۔

"الجزائر کا تعلیمی نظام ان اساتذہ کے ہاتھوں میں چلا گیا جو مصر اور دیگر ممالک میں چلنے والی اسلامی تحریکوں سے خاصے متاثر ہیں۔ چنانچہ الجزائر کے سکول اسلامی سوچ رکھنے والوں کے نظریات پھیلانے کا ایک ذریعہ بن گئے۔ لہٰذا ۱۹۹۱ء کے انتخابات میں ووٹ دینے والوں کا رجحان دیکھ کر مجھ جیسے لوگوں کو خاصا دکھ ہوا۔ پڑھی لکھی خواتین کی ایک بڑی تعداد نے ایف۔ آئی۔ ایس کو ووٹ دیا تو تعلیمی نظام نے یہ گل کھلایا۔

اگرچہ فرانس نے ۱۹۶۲ء میں الجزائر سے اپنے نو آبادیاتی نظام کا بوریا بستر لپیٹ لیا تھا مگر الجزائر اور فرانس کے درمیان سرکاری سطح پر سیاسی یا ثقافتی تلخیاں بعد کے برسوں میں کبھی محسوس نہیں کی گئیں اور الجزائر کی ہر حکومت کے فرانس سے قریبی تعلقات رہے۔ فرانس میں اس وقت کوئی دس لاکھ کے قریب الجزائری باشندے رہ رہے ہیں جبکہ آزادی کے بعد بھی ہزاروں فرانسیسی باشندوں نے الجزائر میں رہنے کو ترجیح دی۔ عام طور پر یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس اپنی نو آبادیات میں جمہوریت کے فروغ کا سب سے بڑا حامی ہے۔ لیکن وہ کیا مصلحت یا مجبوری ہے جس کے نتیجے میں فرانس الجزائر میں ووٹ کے ذریعے تبدیلی کے عمل کی حمایت کی بجائے اس تبدیلی کو روکنے والی حکومت کی مسلسل حمایت کر رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کے امور پر نظر رکھنے والے پاکستانی ماہر پروفیسر شمیم اختر کے بقول:۔

باقی صفحہ ۶ پر

بقیہ صفحہ ۳

پاس ۱۵۰ سائنس دان ہیں۔ پاکستان کے پاس ۳۰ ہیں۔ لیزر طبیعیات میں کام کرنیوالے سائنس دانوں کی تعداد پاکستان میں ۱۵ سے زیادہ نہیں ہے۔ جب کہ ہندوستان میں ۲۰۰ سے زیادہ ہیں۔ اور چین میں لیزر سائنس دان ۲۰۰ کے قریب ہیں۔ ہندوستان میں عملی طور پر کام کرنے والے سائنس دانوں کی تعداد ایک کے مقابلے میں ۸۰ ہے۔ جب کہ آبادی کے لحاظ سے ہم ہندوستان کی آبادی کا آٹھواں حصہ ہیں۔ خطاب کے آخری حصہ میں فرمایا:۔

نوکر شاہی اب ہم نوکر شاہی کی سائنس دانوں کے ساتھ نفرت کے بارے میں بات کرتے ہیں تو مجھے پلاننگ کمیشن کے ایک سابق چیئرمین یاد آجاتے ہیں جنھوں نے میری اس درخواست پر کہ کمیشن میں سائنس دانوں کو بھی رہنے کی جگہ دی جائے۔ یہ فرمایا تھا۔

کراچی میں ہر شخص فٹ پاتھ پر سوتا ہے سائنس دان بھی یہی کچھ کیوں نہیں کرسکتے۔

اور جب میں نے انہیں یہ تجویز دی کہ وہ سائنسی بنیاد کی صنعت کی پلاننگ کے لئے سائنس دانوں سے بھی مشورہ کریں تو ان کا جواب تھا کہ

میں سائنس دانوں سے مشورہ کیوں کروں۔ میں اپنے گھر کو چلانے کے لئے کبھی اپنے باورچی سے مشورہ نہیں کرتا۔

مگر اس نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ پلاننگ کمیشن کا سربراہ بننے کے لئے اس کے پاس کون سے خداوندی حقوق تھے۔

سنہری زمانہ "کیووانی اگنسیلی فاؤنڈیشن" کے زیر اہتمام ۲۱ جون ۱۹۸۸ء کو منعقدہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام نے کہا:۔

"رسول کریمؐ کی وفات کے سو برس کے اندر مسلمانوں نے اپنے اوپر یہ فرض کر لیا کہ اس وقت کے تمام معلوم علوم کو اپنی گرفت میں لے لیں گے چنانچہ انہوں نے ایسے اداروں کی بنیاد رکھی۔ جو اعلیٰ علوم کا مطالعہ کرتے تھے۔ (بیت الحکمت) چنانچہ انہوں نے علوم اور ٹیکنالوجی میں سبقت حاصل کی جو ۱۴۵۰ عیسوی تک قائم رہی جب قسطنطنیہ تیکنیکی طور پر زیادہ ماہر) ترکوں نے فتح کر لیا۔

اسلامی سائنس کا سنہری زمانہ بلاشبہ ۱۰۰۰ء کے لگ بھگ کا زمانہ ہے یہ عہد "ابن سینا" کا ہے جو قرون وسطیٰ کی اہم ہستیوں میں سے آخری تھا۔ یہ ابن سینا کے ہمعصروں کا زمانہ

مسلسل صفحہ ۶ پر

ہے جو جدید ترین میں سے اولین تھے۔ یعنی ابن الہیثم اور البیرونی کا۔

ابن الہیثم (۹۶۵ء - ۱۰۳۰ء) تمام زمانوں کے ماہرین طبیعیات میں سے ایک ہے اس نے بصریات میں جو تجربات کئے وہ معیار کے لحاظ سے دنیا کے اعلیٰ ترین تجربات ہیں۔ اس نے یہ دعویٰ کیا کہ اگر روشنی کسی واسطے سے گذر رہی ہے تو وہ ایسا راستہ اختیار کرتی ہے جو آسان ہونے کے ساتھ ساتھ تیز تر بھی ہو۔ اس نے "اصول جمود" بھی دریافت کیا تھا اور اس کے بعد اپنے طور پر یہی اصول گلیلیو اور نیوٹن کے قوانین حرکت کا ایک جزو قرار پایا۔ وہ دنیا کا پہلا انسان تھا۔ جس نے آسوان ڈیم کا تصور پیش کیا۔ اگر چہ وہ اسے بنا نہ پایا کیوں کہ اس دور کی ٹیکنالوجی اس کے خیال کو عملی جامہ نہ پہنا سکی۔ چنانچہ اسے خود کو "پاگل" ظاہر کرنا پڑا تا کہ خود کو فاطمی خلیفہ الحاکم کے غضب سے بچا سکے۔

"البیرونی (۹۷۳-۱۰۴۸) ابن سینا کا دوسرا عظیم الشان ہمعصر ہے اس نے اس علاقے میں کام کیا جسے اب افغانستان کہا جاتا ہے وہ بھی ابن الہیثم کی طرح تجربی سائنس دان تھا۔ اور ایسا ہی جدید اور قرون وسطیٰ کے اثرات سے آزاد جیسا کہ بعد میں سولھویں صدی میں گلیلیو تھا"

جذبۂ حیرت

"ماورائیت اور غیر مذہبیت" کے موضوع پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:-

عام طور پر اس خیال کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ سائنس مذہب کے خلاف ہے اور یہ کہ انسانی ذہن میں سائنس اور مذہب ایک دوسرے سے برسرپیکار رہتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟ اب اگر یہ دیکھنا ہو کہ سچی سائنس کی سب سے بڑی علامت کیا ہے اور کون سا ایسا ادراک ہے جو سائنسی علم کو جلا دیتا ہے تو یہ حیرت کا جذبہ ہے۔ اس میں انسان جس قدر گہرا اترے اسی قدر اس کی بصیرت وسیع ہو جاتی ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں اس کے جذبۂ حیرت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس جذبے کا اظہار فیض احمد فیض نے بڑی وضاحت سے کیا ہے۔

"کئی بار اس کی خاطر ذرّے ذرّے کا جگر چیرا
مگر یہ چشمِ حیراں جس کی حیرانی نہیں جاتی"

پھر فرمایا:-

یہ تو سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ عقیدے اور سائنس کے درمیان شدید جنگ قرون وسطیٰ کے متکلمین میں لڑی گئی تھی۔ وہ مسائل جن سے ان متکلمین کا تعلق تھا۔ زیادہ تر کونیات اور مابعد الطبیعیات سے تعلق رکھتے تھے۔

کیا دنیا ایک حرکت نہ کرنے والی جگہ پر واقع ہے؟-

کیا اس سے ماوراء بھی کچھ موجود ہے؟

کیا خدا پہلا حرکت دینے والا ہے؟

کیا وہ بلاواسطہ اور باعمل فعال علیت ہے؟

کیا آسمانوں کو گردش دینے والا ایک ہے یا بہت سے ہیں؟-

کیا دنیاوی مادے کی خصوصیت ہے کہ اس کے اندر گرمی، سردی، نمی، اور خشکی کی خاصیتیں موجود ہوں۔ جب گلیلیو نے ان مسائل کی درجہ بندی کی کوشش کی جس کا تعلق واقعاتی طور پر علم طبیعیات سے تھا اور پھر ان کے جوابات تلاش کئے اور وہ بھی محض طبیعی تجربات کے ذریعہ تو اس کو سزا دی گئی۔ "اب اس کی تلافی ساڑھے تین سو برس گذر جانے کے بعد کی جا رہی ہے۔"

(ہفت روزہ لاہور، ۷ ستمبر ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۵

مغربی ممالک کا وطیرہ تو یہ رہا ہے کہ اندرون ملک تو یہ انتہائی جمہوریت پسند ہیں۔ لیکن بیرون ملک یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ ان کا رویہ جمہوریت پسندانہ ہو تو الجزائر کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ اس میں خود فرانس کے وہاں پر روابط بہت ہیں۔ فرانس کا خاصا سرمایہ لگا ہوا ہے۔ اور فرانس کے کافی لوگ وہاں مقیم ہیں۔ مثلاً دس بارہ سال سے فرانس کے آٹھ ہزار باشندے وہاں موجود تھے۔ لیکن جب بیرون ملک کے لوگوں کا قتل شروع ہوا تو اس کے بعد خوف و ہراس کی فضا پیدا ہوئی اور اب صرف ایک ہزار فرانسیسی وہاں پر رہ گئے ہیں۔ اور خود الجزائر کے اندر پچیس سے پچاس ہزار ایسے لوگ بتائے جاتے ہیں جو ظاہر ہے کہ الجزائر نژاد ہوں گے کہ جن کے پاس دوہری شہریت ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ فرانس کو اس بات کا خدشہ ہے کہ اگر الجزائر نے اسلامی حکومت بنا لی تو ایک عدم استحکام پیدا ہو گا اور اس عدم استحکام سے فرانس کو اس بات کا خدشہ ہے کہ دس لاکھ کے قریب تارکین وطن الجزائر کو خیرباد کہیں گے اور ظاہر ہے کہ وہ فرانس کا رخ کریں گے۔ اور فرانس اس کے لئے بالکل تیار نہیں ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ فرانس کے جو خدشات ہیں یہ ذرا مبالغہ آمیز ہیں۔ اور جہاں تک الجزائری نظام حکومت کے سب سے غالب کردار فوج کا تعلق ہے تو موجودہ بحران سے نبٹنے کے لئے اس کی بظاہر کوئی حکمت عملی نظر نہیں آتی سوائے اس کے کہ کسی طرح اقتدار کے موجودہ ڈھانچے کو تا دیر برقرار رکھا جائے۔

فوج کی مشکلات پر وہ یہ تبصرہ کرتے ہیں۔

مسلح افواج کے علاوہ پولیس کے اداروں میں بھی ان عناصر کے خلاف خاصے اختلاف ہیں۔ ایک طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ بنیاد پرستوں سے مذاکرات ہونے چاہئیں۔ جبکہ دوسرے طبقہ کا کہنا ہے کہ مسئلے کا ایک ہی حل ہے کہ ان لوگوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ یہ بڑی واضح خلیج ہے اور پروفیسر شمیم اختر کا خیال یہ کہ،

مربوط حکمت عملی کے فقدان کے سبب الجزائری فوج اب خود عوامی نفرت کا نشانہ بن رہی ہے۔ اب دیکھئے فوج کا جو مورال ہے وہ تباہ ہوا جا رہا ہے اور بہت سے لوگ جنہیں فوج کی ملازمت جبری طور پر کرنی ہوتی ہے انہوں نے انکار کر دیا ہے اور سب سے بڑی مخدوش صورت حال یہ ہوئی ہے کہ وہاں کی فوج اور پولیس کے بہت سے عناصر اپنی ملازمت چھوڑ کے بھاگ گئے ہیں۔

الجزائر کے موجودہ صدر لامین ضریات ملک میں زبردست کشت و خون کے بعد بالآخر حزب اختلاف سے مذاکرات پر نیم رضامند دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے اسلامک سالویشن فرنٹ کے رہنما عباسی مدنی اور علی کو جیل سے ان کے گھروں میں منتقل کر دیا ہے لیکن صدر ضریات فی الحال فرنٹ کا یہ مطالبہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ ان کی قیادت کو مکمل آزادی دے کر سیاسی لائحہ عمل اختیار کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ بی بی سی۔ کے تجزیہ نگار صدر ضریات کی مشکل بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

میرے خیال میں یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر کوئی حل نکل سکتا ہے اور جس پر سب تکیہ کئے ہوئے ہیں کیونکہ الجزائر کے صدر کی شہرت بھی اچھی ہے اور فوجی حلقہ میں بھی انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ مذاکرات بالآخر کس طرف لے جائیں گے۔ مذاکرات کے بعد وہ کیا نتائج نکلیں گے جو کہ ہر فریق بہتر نتائج سمجھے۔ ویسے بھی جب تک حکمران طبقہ رعائتیں دینے پر آمادہ نہ ہو تو بہترین سے بہترین بات چیت بھی کیا کر سکتی ہے۔ حکمران طبقہ رعائتیں دینے پر آمادہ نہیں ہے اسے خدشہ یہ بھی ہے کہ اگر سالویشن فرنٹ کو اقتدار میں شریک کرنے کی کوشش کر بھی لی گئی تو جمہوریت کش شرپسند لوگوں کو کون قابو میں لائے گا جو کھلم کھلا محاذ آرائی پر اترے ہوئے ہیں اور اب سالویشن فرنٹ کے کنٹرول میں بھی نہیں ہیں۔ یہ جو ایک طبقہ دہشت گردوں کا ہے لازمی بات ہے کہ اس کے اور حکومت کے درمیان رقابت ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر اسلامی سالویشن محاذ کو اقتدار مل جائے گا۔ تو وہ کسی ایک دھڑے سے نبٹنے میں کامیاب نہیں ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ عوامی اور نمائندہ حکومت دہشت گردی کی سب سے بڑی کاٹ کیا کرتی ہے۔

قطعات کی بہار
قیمت دس روپے

جہاں تک ہو سکے اپنے نفسوں کا بار بار مطالعہ کرو

میری بار بار یہی نصیحت ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے نفسوں کا بار بار مطالعہ کرو۔ بدی کا چھوڑ دینا یہ بھی ایک نشان ہے اور خدا تعالیٰ ہی سے چاہو کہ وہ تمہیں توفیق دے کیونکہ (-) قویٰ بھی اس نے ہی پیدا کئے ہیں۔ پھر میں ایک اور نقص بھی دیکھتا ہوں۔ بعض لوگ تھک جاتے ہیں۔ میرے پاس ایسے خطوط آتے ہیں جن میں لکھنے والوں نے ظاہر کیا کہ ہم چار سال یا اتنے سال تک نماز پڑھتے رہے دعائیں کرتے رہے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ایسے لوگوں کو میں مخنث سمجھتا ہوں۔ تھکنا نہیں چاہئے۔

ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو

دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصول اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۴

پورے ماحول کے رابطہ سے بچانے کے لئے اس لڑکے کو مصنوعی طور پر اس کی پیدائش کے فوراً بعد خوردبینی جراثیموں سے پاک ماحول پر مشتمل ایک بلبلے نما جگہ پر رکھا گیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارا جسم ان خوردبینی جراثیموں کی خوراک کا حقیقی ذریعہ ہے۔ اس سے ہمارے دفاعی نظام کی اس اہمیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ جسکی ان خوردبینی جراثیموں کے مقابلے کے لئے ہمیں ضرورت ہے۔

(روزنامہ ڈان کراچی ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۴ء)

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا
مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۷۴۸ میں رشیدہ بیگم بیوہ فضل دین قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۹ شکور پارک ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔۱۔ زیورات طلائی ۵ تولے مالیتی =/۲۵۰۰۰ روپے۔ ۲۔ حق مہر =/۱۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ بیگم بیوہ فضل دین ۱۲/۹ شکور پارک ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد شریف ولد محمد دین نواب شاہ شہر گواہ شد نمبر۲۔ عبد الحیٔ وصیت نمبر ۱۴۷۲۰۔

مسل نمبر ۲۹۷۴۹ میں امتہ القدوس فرحت زوجہ سعادت احمد خالد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۱۶/۳ باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۱۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔۱۔ زیور طلائی وزنی ۸۔ تولے مالیتی اندازاً =/۳۶۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر =/۱۵۰۰۰ روپے بذمہ خاوند محترم ۳۔ چاندی کا سیٹ مالیتی =/۶۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۱۳۷۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ القدوس فرحت زوجہ سعادت احمد خالد ۱۶/۳ باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر۱ رانا ظفر احمد خان ۲۴/۱ باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر۲۔ سعادت احمد خالد ۱۶/۳ باب الابواب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۵۰ میں شگفتہ تبسم بنت نور احمد قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۳ باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔۱۔ ایک عدد سونے کی انگوٹھی مالیتی =/۲۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شگفتہ تبسم بنت نور احمد ۳/۳ باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر۱ عبد الاعلیٰ نجم الثاقب وصیت ۲۷۷۴۴ گواہ شد نمبر۲۔ راجہ محمد اکبر اقبال وصیت نمبر ۲۵۶۵۵۔

مسل نمبر ۲۹۷۵۱ میں پروین طاہر زوجہ طاہر احمد ملی قوم لنگڑیال پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز والا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔۱۔ ایک ایکڑ اراضی واقع موضع ککرالی ضلع گجرات کا ۷/۶۴ حصہ ۲۔ زیورات طلائی وزنی ۱۰۔ تولہ =/۴۰۰۰۰ روپے۔ ۳۔ حق مہر بذمہ خاوند =/۲۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۳۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ پروین طاہر زوجہ طاہر احمد ملی p.o خاص فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ رانا مشہود احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۷۱۰ گواہ شد نمبر۲۔ مظفر احمد باجوہ وصیت نمبر ۲۵۷۲۸۔

مسل نمبر ۲۹۷۵۲ میں شریفاں بی بی بنت نواب دین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۳ الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔۱۔ ۵ تولے سونا بصورت حق مہر مالیتی =/۲۵۰۰۰ روپے ۲۔ نقد رقم =/۷۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شریفاں بی بی بنت نواب دین ۳/۳ باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر۱ راجہ محمد اکبر اقبال وصیت نمبر ۲۵۶۵۵ گواہ شد نمبر۲۔ نسیم احمد پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۵۳ میں رانا محمود احمد خان ولد رانا مظفر احمد خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۴/۱ باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔۱۔ ایک عدد بائیسکل موجودہ قیمت =/۱۳۰۰ روپے ۲۔ ایک عدد کلائی کی گھڑی مالیتی =/۲۲۵ روپے ۳۔ نقد رقم =/۱۶۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۱۷۲۲ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا محمود احمد خان ولد رانا ظفر احمد خان ۲۴/۱ باب لابواب ربوہ گواہ شد نمبر۱ حافظ مظفر احمد وصیت نمبر ۲۲۶۹۶ گواہ شد نمبر۲۔ میر عبد الباسط وصیت نمبر ۲۴۷۸۵۔

مسل نمبر ۲۹۷۵۸ میں سیدہ آسیہ ناز بنت سید عبد الجلیل شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک تولہ سونا مالیتی۔ =/۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ آسیہ ناز مکان نمبر ۷۔ بلاک نمبر C-۲۰ سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر۱۔ سید عبد الجلیل شاہ والد موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ ڈاکٹر جاوید احمد ۱۳/۴ سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص سندھ۔

مسل نمبر ۲۹۷۵۹ میں سید محمود احمد شاہ ولد سید عبد اللہ شاہ قوم سید پیشہ ریٹائرڈ عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۴ مرلہ نمبر ۱۹۔ وائی بلاک گلی سی مدینہ ٹاؤن فیصل آباد مالیتی اندازاً ۲۵۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ تقریباً۔ ۱۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید محمود احمد شاہ مکان نمبر ۱۹۔ وائی سی مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر۱ ملک مبشر احمد نگران حلقہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر۲۔ ندیم احمد مکان نمبر C-Y-19 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد۔

احباب محتاط رہیں

○ ایک نوجوان جس کا نام "رانا محمد اشرف" ہے جو سرگودھا کا رہنے والا ہے۔ مختلف بہانوں سے لوگوں سے رقم بٹورتا رہتا ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے۔ مختلف وقتوں میں اپنا نام اور ولدیت مختلف ظاہر کرتا ہے۔
احباب محتاط رہیں۔

(ناظم امور عامہ)

ادویاتِ حیوانات

ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔

منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی (سوزش ناڑ، گلٹی)، اخراج رحم (اوانس نکالنا) زہر باو دودھ کی کمی، ٹک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور واہ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالےٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔

- اٹک: شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم چھوٹی روڈ
- چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ
- راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ جامع مسجد بڑا ہسپتال روڈ
- رحیم یار خان: حرمین ہومیو سٹور بانو بازار
- سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
- فیصل آباد: شادی میڈیکوز گول چینیوٹ بازار
- کنری: راحیہ میڈیکل سٹور
- قائد آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
- لاہور: پاکستان میڈیکوز نور شال
- لیاقت پور: رحمٰن میڈیکل سٹور سبزی منڈی
- ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ

کیور سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) گولبازار ربوہ

فون: 04524-771، 04524-211283 فیکس: 04524-212299

خبریں

ربوہ : 6 نومبر-1994ء
ہلکی سردی کا آغاز ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ سوات کے علاقے میں تحریک نفاذ شریعت کی کارروائیوں کے خلاف آپریشن کلین اپ شروع کر دیا گیا ہے۔ ملیشیا اور تحریک کے کارکنوں میں ابتدائی تصادم کے بعد ۸۔ افراد ہلاک اور دو درجن سے زائد زخمی ہو گئے۔ میلشیا نے بری کوٹ اور دیگر مختلف علاقوں میں مورچے سنبھال لئے ہیں۔ تحریک نفاذ شریعت کے سربراہ مولانا صوفی محمد کو ۹۔ افراد سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ مینگورہ پشاور شاہراہ پر رکاوٹیں ختم کر دی گئیں۔ پورے سوات کے علاقے میں کرفیو کی سی کیفیت ہے۔ تاہم سیدو شریف ایئرپورٹ بدستور تحریک کے کارکنوں کی قبضے میں ہے۔ مختلف سیاسی جماعتوں نے وزیر اعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ کے اعلان نفاذ شریعت کو مسترد کر دیا ہے۔ فوج نے قمبر میں پڑاؤ ڈال لیا ہے۔ فوج پر فائرنگ کی گئی اور پہاڑوں پر سے مارٹر توپوں کے گولے داغے گئے۔ گن شپ ہیلی کاپٹر پہاڑیوں میں مورچہ بند افراد کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ شانگلہ سب ڈویژن کی تنظیم نفاذ شریعت نے پرامن رہنے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ فرانس کے صدر مسٹر متراں نے پاکستان کو ایٹمی بجلی گھر کی فراہمی کا وعدہ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۹۰۰ میگاواٹ کے بجلی گھر کی فراہمی کے لئے حکومت پر اپنا اثر رسوخ استعمال کروں گا۔ وزیر اعظم بے نظیر نے فرانس کو پاکستان میں ہیلی کاپٹروں کی مشترکہ تیاری میں تعاون کی دعوت دے دی۔ سرمایہ کاری کے لئے فرانسیسی وفد اس ماہ پاکستان آئے گا۔

○ فرانس پاکستان میں مواصلاتی سیارے اور زیر زمین ریلوے سٹیشن کے قیام میں سرمایہ کاری کرے گا۔ ۲۔ ارب ۷۰ کروڑ فرانک کے معاہدوں پر وزیر اعظم بے نظیر اور فرانسیسی وزیر صنعت نے دستخط کئے۔ لوری کینال بند گومل ڈیم اور دیہات میں بجلی فراہم کرنے کے معاہدوں پر بھی دستخط کئے گئے۔

○ اقوام متحدہ کے ادارے کونشن برائے حقوق بچگان نے بچگان کے بارے میں حکومت پاکستان کی رپورٹ کو غلط قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔ اقوام متحدہ نے حکومت پاکستان کو جو سفارشات بھیجی ہیں ان میں کہا گیا ہے کہ بچوں کو سرعام کوڑے مارنے اور بڑی سزائیں دینے کا قانون ختم کیا جائے سکولوں میں بچوں کو مارنے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ جو اساتذہ بچوں کو ماریں ان کے خلاف مقدمے درج کرائیں جائیں۔ اور انہیں تعلیم دینے سے بلیک لسٹ کر دیا جائے۔ پاکستان میں ۴۰ فیصد بچے جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ پوری دنیا میں بچوں کی اوسط شرح اموات ۹۷ فی ہزار اور پاکستان میں ۱۳۸ فی ہزار ہے۔ بھارت میں یہ شرح ۱۲۶ فی ہزار ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے بیہمانہ مظالم کے خلاف گورنر کرشنا راؤ کے ۳ مشیروں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان میں ایک ہندو مشیر بھی شامل ہیں۔ تینوں مشیروں نے مجاہدین کے خلاف روا رکھے جانے والے غیر انسانی، غیر اخلاقی اور غیر آئینی سلوک کی بھرپور الفاظ میں مذمت کی ہے۔

○ سری نگر میں مجاہدین نے ایک سینما پر راکٹوں سے حملہ کر کے ۵ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ درجنوں زخمی ہو گئے۔ کولگام میں بارودی سرنگ پھٹنے سے دو بھارتی فوجی شدید زخمی ہو گئے۔

○ کراچی میں فائرنگ اور تشدد کے واقعات کا سلسلہ جاری ہے مزید ۵۔ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ دو تھانوں پر بھی شر پسندوں نے حملہ کیا۔ کورنگی میں معمر شخص کو گولی مار دی گئی۔ طیبہ مسجد کے قریب نوجوان کی نعش چار گھنٹے پڑی رہی۔ اردو چوک کے قریب بھی تشدد سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ بغدادی اور مکری تھانوں پر حملہ کے ملزم جوابی فائرنگ ہونے سے موٹر سائیکلوں پر بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ ایم کیو ایم حقیقی گروپ کے چیئرمین مسٹر آفاق شاہد کے قریبی ساتھی کی ہلاکت کے بعد ہنگامے زور پکڑ گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں صورت حال بدل رہی ہے۔ ایک دو روز میں میں سپیکر سے ملاقات کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو غلام اسحاق کے سامنے نہ جھکے ان کے آگے جھکنا تو عوام کے مینڈیٹ کی توہین ہے۔ انہوں نے کہا کہ بزرگوں کی دعائیں پوری ہوں گی اور قوم کو بے نظیر سے نجات مل جائے گی۔ تحریک نجات کے باعث آج حکمران ایوانوں کے اندر کانپ رہے ہیں اور آنکھیں اور کان بند کر کے اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

○ ائر وائس مارشل شفیق حیدر نے اپنے سے جونیئر افسر کو ائر چیف مقرر کئے جانے پر استعفیٰ دے دیا ہے۔

○ ائر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ عوام جو انقلاب چاہتے ہیں اس کا آغاز کراچی اور بونیر سے ہو چکا ہے۔ بھٹو نے جمہوریت سے فراڈ کیا۔ ضیاء الحق نے اسلامی نظام کا ستیاناس کر دیا۔ نواز شریف اسی کا تسلسل ہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ نواز شریف کسی غیبی ہاتھ کے انتظار میں ہیں جو حکومت کو ہٹا دے۔ لیکن کسی غیبی ہاتھ نے کام دکھا بھی دیا تو نواز شریف کو اقتدار نہیں ملے گا۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ مسٹر آفتاب احمد شیرپاؤ نے کہا ہے کہ سرحد کے شریعت کے تنازعے میں افغان مجاہدین کے ملوث ہونے کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا۔

○ پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی نے پنجاب اسمبلی کے سپیکر کو ایک خط میں کہا ہے کہ مسٹر حنیف رامے اپنی کرسی کسی جمہوریت پسند شخص کے لئے خالی کر دیں۔ سپیکر کا عہدہ بہت باوقار اور انصاف پسندی کا متقاضی ہے لیکن آپ مسلسل ناانصافی کر رہے ہیں۔

○ بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان مسئلہ کشمیر پر ثالثی کی باتوں سے باز رہے ہم کسی تیسرے فریق کو مداخلت کا حق دینے کو تیار نہیں۔ یہ بھارت کا اٹل فیصلہ ہے اس سلسلے میں دو طرفہ بات چیت ہو سکتی ہے انہوں نے کہا کہ مسلم ممالک بھارت کے اندرونی مسائل میں دخل دینے سے باز رہیں۔

○ نائب امیر جماعت اسلامی پروفیسر غفور نے کہا ہے کہ سندھ میں فوج کو موجود رکھنے کا تین بڑوں کا فیصلہ آئین کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرمایہ کی بیرون ملک منتقلی اور جائیداد کی قیمتوں میں اضافہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کوئی خفیہ ہاتھ کراچی کو ملک سے علیحدہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔

○ صومالیہ میں اقوام متحدہ ناکام ہو گئی ہے۔ امن فوج ۳۱۔ مارچ تک واپس بلانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ امن فوج میں پاکستانی دستہ بھی شامل ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم حکومت کو تجارت نہیں امانت سمجھتے ہیں۔ پچھلی حکومت میں ایک خاندان نے بینکوں سے ۶۔ ارب روپے اور دوسرے خاندان نے ۳۔ ارب روپے حاصل کئے۔ اپوزیشن لیڈر نے میرے خط کے جواب میں کئی سوال پوچھے ہیں جیسے وہ کسی دوسرے ملک سے مذاکرات کے لئے جا رہے ہوں۔

○ پاکستان اور چین کو وسط ایشیا کی ریاستوں سے ملانے کے لئے شاہراہ تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ پاکستان چین قازقستان اور کرغیزستان کے درمیان معاہدے پر جلد دستخط ہوں گے منصوبے کو چینی حکومت کی منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ جس کے بعد چاروں ممالک اس منصوبے پر دستخط کریں گے اور سڑکوں کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

○ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اسلامی ملکوں کے رابطہ گروپ کی طرف سے کشمیر کے بارے میں ترکی قرارداد پیش کرے گا۔

کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر کی صورت حال سے ساری دنیا کا امن خطرے میں ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مالاکنڈ جیسی صورت حال دوسرے علاقوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ صورت حال حکومت کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

○ پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان تیسرا ٹیسٹ ڈرا ہو گیا پاکستان نے سیریز جیت لی۔ سلیم ملک پاکستان کی طرف سے مین آف دی سیریز اور شین وارن آسٹریلیا کی طرف سے مین آف سیریز قرار پائے۔

تمام ائیر لائینز کی ارزاں ٹکٹوں کیلئے کامیاب ادارہ فارایسٹ، تاشقند و یورپ کی سیاحت اور کاروباری سفر کے بارے میں معلومات مفت حاصل کریں۔
احمد ٹریولز انٹرنیشنل 13/2 الناصر مارکیٹ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، خونی و بادی بواسیر، دائمی نزلہ و زکام، ذیابیطس، کالی کھانسی، دمہ، مرض اٹھرا اور
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
بیرونجات کے مریض اپنے حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں
مردانہ و زنانہ خاص امراض کیلئے پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون نمبر (04524) 212434